درس نوزدهم

انیسواں سبق

درود بہ پاکستان

(پاکستان پر درود)

شاعر: ملک الشعرای بہار

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لطف خدا	خدا کی مہربانی	شعار	نعرہ، نصب العین
باد	رہے، ہو	فراوان	زیادہ
کین	کینہ، دشمنی، انتقام	کشید نقشہ	نقشہ کھینچا
مباد	نہ ہو، نہ رہے	پرافتخار	قابل فخر
سزد	اہل ہے، سزاوار ہے	زما (از ما)	ہماری طرف سے
قبۃ الاسلام	اسلام کا گنبد، مراد ہے	پرفتوح	آسودہ، کامیاب
شمول	شامل ہونا	والا تبار	عالی مقام
فزون شود	بڑھے، زیادہ ہو	مطہر	پاکیزہ
تپد	تڑپتا ہے	حکمتش	اس کی حکمت
سرنہد	سر رکھے	آموزگار	استاد
کنار	آغوش، پہلو	گشت	گردش
کاشمر	کشمیر	خرمی	خوشی، خوشحالی

☆☆☆

ا۔ ہمیشہ لطفِ خدا باد یارِ پاکستان   بہ کین مباد فلک با دیارِ پاکستان

ترجمہ:

ہمیشہ خدا کی مہربانی پاکستان کی مددگار رہے اور آسمان ملک پاکستان کا دشمن نہ ہو۔

تشریح:

ایران کے مشہور شاعر ملک الشعراء بہار نے "استقلال پاکستان" کی یادگار کے طور پر یہ قصیدہ تحریر کیا ہے۔ اس قصیدے کا پہلا شعر دعائیہ ہے جس میں پاکستان کے حق میں دعا کرتے ہوئے شاعر نے کہا ہے کہ خدا کی مہربانی ہمیشہ پاکستان کے شامل حال رہے اور آسمان کبھی پاکستان کا دشمن نہ ہو۔ فارسی شاعری میں بیشتر مقامات پر انسان پر آنے والی اچھائی یا برائی کو آسمان کی طرف سے خیال کیا جاتا ہے۔ شاعر نے بھی اسی انداز کی پیروی کرتے ہوئے دعا کی ہے کہ آسمان کبھی پاکستان کا دشمن نہ ہو۔

۲۔ سزد کراچی و لاهور قبۃ اسلام   کہ هست یاری اسلام کار پاکستان

ترجمہ:

کراچی اور لاہور کو اسلام کی مرکزیت زیب دیتی ہے کیونکہ پاکستان کا کام اسلام کی حمایت کرنا ہے۔

تشریح:

پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اور اس کا مقصد اسلام کی خدمت کرنا اور اس کی حمایت کرنا ہے۔ پاکستان کے اسی کام اور خدمت کی وجہ سے کراچی اور لاہور کو اسلام کی مرکزیت زیب دیتی ہے۔

۳۔ زفیضِ سعی و عمل وز شمولِ علم و ھنر فزون شود ھمہ روز اعتبار پاکستان

ترجمہ:

عمل اور کوشش کے فیض سے اور علم و ہنر کے ساتھ پاکستان کا مرتبہ روز بروز بڑھے۔

تشریح:

یہ شعر دعائیہ ہے۔ اس میں شاعر نے پاکستان کیلئے دعا کی ہے کہ عمل اور کوشش کے فیض سے اور علم و ہنر کی برکت سے پاکستان روز بروز ترقی کرے اور اس کا مقام بلند ہو۔ اس کی عزت میں اضافہ ہو۔

۴۔ تپد چو طفل ز مادر جدا دلِ کشمیر کہ سر زشوق نہد در کنار پاکستان

ترجمہ:

جس طرح بچہ ماں سے جدا ہو کر تڑپتا ہے اسی طرح کشمیر کا دل تڑپتا ہے تا کہ وہ پاکستان کی گود میں محبت سے سر رکھے۔

تشریح:

شاعر نے اس شعر میں تشبیہ کا خوبصورت طریقے سے استعمال کرتے ہوئے کشمیر کو بچہ اور پاکستان کو اس کی ماں قرار دیا ہے۔ بچہ جب اپنی ماں سے جدا ہو جاتا ہے تو وہ اپنی ماں کے پاس جانے کیلئے تڑپتا ہے۔ اسی طرح کشمیر کا دل پاکستان کے پاس جانے کو تڑپتا ہے کیونکہ وہ اس سے جدا ہے اور اس کے پاس جانا چاہتا ہے۔

۵۔ چو مادری کہ زفرزند شیرخوار جدا است نجات کا شمر آمد شعار پاکستان

ترجمہ:

اس ماں کی طرح جو اپنے دودھ پیتے بچے سے جدا ہے۔ پاکستان نے کشمیر کی نجات کو اپنا شعار بنالیا ہے۔

تشریح:

اس شعر میں بھی شاعر نے پاکستان اور کشمیر کے درمیان ماں اور اولاد کے رشتے کو ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان اس ماں کی طرح ہے جسے بچے کے بغیر ایک پل قرار نہیں آتا اس طرح پاکستان نے بھی کشمیر کی آزادی اور نجات کو اپنا شعار بنالیا ہے۔

۶۔ زما درود فراوان بہ شیر مردانی کہ کردہ اند سر و جان نثار پاکستان

ترجمہ:

ہماری طرف سے پاکستان کے شیر مردوں پر بہت زیادہ درود جنہوں نے پاکستان پر اپنا سر اور جان قربان کی۔

تشریح:

شاعر اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ پاکستان بنانے کیلئے بہت سے جوان مردوں نے اپنے سر اور جانیں قربان کی ہیں تب جا کر یہ ملک پاکستان بنا ہے۔ اس شعر میں شاعر ان قربانی دینے والے شیر مردوں کی عظمت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان پر بہت زیادہ درود بھیجتا ہے۔

۷۔ بہ روحِ پاک شہیدان کہ خونشان برخاک کشید نقشہ پرافتخار پاکستان

ترجمہ:

شہیدوں کی پاک روح پر درود کہ جن کے خون نے زمین پر پاکستان کا قابلِ فخر نقشہ کھینچ دیا۔

تشریح:

یہ شعر اس سے پہلے والے شعر سے منسلک ہے جس میں شاعر نے ان شیر مردوں پر بہت زیادہ درود بھیجے جنہوں نے پاکستان کیلئے اپنی جانیں قربان کیں۔ اس شعر میں شاعر اسی بات کو جاری رکھتے ہوئے ان شہیدوں کی پاک روح پر بھی درود بھیجتا ہے جن کے خون سے زمین پر قابل فخر پاکستان کا نقشہ بنا۔

۸۔ زما درود برآن روح پر فتوح بزرگ — جناح ، رہبر والا تبار پاکستان

ترجمہ:

ہماری طرف سے اس کامیاب و کامران بزرگ جناحؒ کی روح پر درود جو پاکستان کے عظیم مقام راہنما ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے پاکستان کے قائداعظم محمد علی جناحؒ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی روح کو کامیاب و کامران قرار دیا ہے کیونکہ وہ ایک عظیم اسلامی مملکت بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اس لئے شاعر محمد علی جناح کی روح پر درود بھیجتا ہے۔

۹۔ درود باد بہ روح مطہر اقبال — کہ بود حکمتش آموزگار پاکستان

ترجمہ:

درود اقبالؒ کی پاکیزہ روح پر جس کی حکمت پاکستان کی استاد تھی۔

تشریح:

علامہ اقبالؒ نے سب سے پہلے مسلمانوں کے ایک الگ وطن اور ملک کا تصور پیش کیا۔ انہی کی حکمت اور دانائی کے باعث پاکستان وجود میں آیا۔ اس لئے شاعر اس شعر میں علامہ اقبال کی پاکیزہ روح پر بھی درود بھیجتا ہے جن کی بدولت برصغیر کے مسلمانوں کو اپنا علیحدہ ملک بنانے کا خیال آیا۔

۱۰۔ ھمیشہ تا کہ زگشت زمین شب آید و روز — بہ خرمی گذرد روزگار پاکستان

ترجمہ:

جب تک زمین کی گردش سے رات دن آتے رہیں گے پاکستان کی زندگی خوشی سے گزرے گی۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے ایک اچھی پیشگوئی کرتے ہوئے پاکستان کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے کہ جب تک زمین کی گردش سے رات دن آتے رہیں گے پاکستان خوشی میں اپنی زندگی گزارے گا۔ یہاں دن رات آنے سے مراد یہ ہے کہ رہتی دنیا تک پاکستان خوشحال رہے گا۔ شاعر نے شعر کے پہلے مصرعے میں شب و روز کے الفاظ استعمال کر کے صنعت تضاد کا استعمال کیا ہے۔

۱۱۔ بہ یادگار، بہار این قصیدہ گفت و نوشت — ھمیشہ لطف خدا باد یار پاکستان

ترجمہ:

بہار نے یہ قصیدہ یادگار کے طور پر کہا اور لکھا۔ ہمیشہ خدا کی مہربانی پاکستان کے شامل حال رہے۔

تشریح:

شاعر کا نام ملک الشعراء بہار ہے۔ اپنے بارے میں شاعر نے کہا ہے کہ بہار نے پاکستان کی شان میں یہ قصیدہ یادگار کے طور پر کہا ہے اور لکھا ہے۔ دوسرا مصرع دعائیہ ہے جس میں شاعر نے پاکستان کیلئے دعا کرتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا سایہ ہمیشہ پاکستان پر قائم رہے۔

☆☆☆

(۲)

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
من نگویم	میں نہیں کہتا	بہ یادمنش	اس کو میری یاد میں
مرغ	پرندہ	خانہ موری	کسی چیونٹی کا گھر
گل ولالہ	گلاب اور لالہ	خانہ خویش	اپنا گھر
مرغ اسیری	کوئی قیدی پرندہ	سہم	حصہ

☆☆☆

۱۔ من نگویم کہ مرا از قفس آزاد کنید قفسم بردہ بہ باغی و دلم شاد کنید

ترجمہ:

میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے پنجرے سے آزاد کردو بلکہ میرے پنجرے کو کسی باغ میں لے جا کر میرا دل خوش کردو۔

تشریح:

شاعر ملک الشعرا بہار نے اس غزل میں آزادی کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ شاعر اپنے آپ کو ایک ایسا پرندہ تصور کرتا ہے جو پنجرے میں قید ہے۔ وہ قیدی پرندہ صیاد سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے پنجرے سے آزاد کردو بلکہ میرا پنجرہ باغ میں لے جاؤ تاکہ باغ کا سرسبزہ اور رونق دیکھ کر میرا دل خوش ہوجائے۔

۲۔ یاد این مرغ گرفتار کنید' ای مرغان چون تماشای گل و لالہ و شمشاد کنید

ترجمہ:

اے پرندو! جب تم گلاب' لالہ اور شمشاد کو دیکھو تو اس قیدی پرندے کو یاد کرلینا۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر ایک قیدی پرندے کی حیثیت سے آزاد پرندوں سے مخاطب ہوکر کہتا ہے اے پرندو جب تم گلاب اور لالہ کے پھول دیکھو اور شمشاد کا درخت دیکھو تو مجھ قید پرندے کو ضرور یاد کرنا جو اس بہار کے موسم میں تمہارے ساتھ آزادی سے نہیں اڑسکتا۔ پھولوں کی خوبصورتی سے لطف اندوز نہیں ہوسکتا۔

۳۔ هرکہ دارد ز شما' مرغ اسیری بہ قفس بردہ در باغ و بہ یاد منش آزاد کنید

ترجمہ:

تم میں سے جو کوئی پنجرے میں قید پرندہ رکھتا ہے وہ اس کو باغ میں لے جا کر میری یاد میں آزاد کردے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر پرندے کی زبان میں لوگوں سے کہتا ہے کہ تم میں سے کوئی پنجرے میں قید پرندہ رکھتا ہے تو اس کو باغ میں لے جا کر

www.downloadclassnotes.com

میری یاد میں آزاد کردے۔ یعنی اس قید میں شاعر آزادی کی قدر و قیمت پا چکا ہے وہ نہیں چاہتا کہ جس درد سے وہ گزر رہا ہے اس درد سے دوسرے بھی دوچار ہوں۔

۴۔ گر شد از جور شما خانہ موری ویران   خانہ خویش محال است کہ آباد کنید

ترجمہ:

اگر تمہارے ظلم کی وجہ سے کسی چیونٹی کا گھر ویران ہوگیا تو محال ہے کہ تم اپنا گھر آباد کرو۔

تشریح:

کسی پر ظلم کرنے کا بدلہ انسان کو اسی دنیا میں مل جاتا ہے۔ اسی موضوع کو شاعر نے اس شعر میں پیش کیا ہے کہ اگر تمہارے ظلم سے کسی چیونٹی کا گھر ویران ہوگیا تو محال ہے کہ تم اپنا گھر آباد کرو یعنی چیونٹی کا گھر تباہ کرنے کا صلہ تمہیں اسی دنیا میں اس صورت میں ملے گا کہ تمہارا گھر بھی آباد نہ ہوگا۔

۵۔ کنج زندان شد اگر ہموطنان! سہم بہار   شکر آزادی این گنج خداداد کنید

ترجمہ:

اے ہم وطنو! اگر قید خانے کا گوشہ بہار کے حصے میں آیا ہے تو تم اس خداداد خزانے آزادی کا شکر ادا کرو۔

تشریح:

شاعر اس شعر میں آزادی کو ایک خداداد خزانہ قرار دیتے ہوئے اس کا شکر ادا کرنے کا درس دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے حصے میں اگر قید کا ایک گوشہ آیا ہے اور میں اس میں پڑا ہوں تو تم جو آزاد ہو اپنی آزادی کی قدر و قیمت جانو اور یہ آزادی ملنے پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرو۔

☆☆☆

تمرین کا حل

(۱)

سوال ۱: شاعر نے کراچی اور لاہور کو کیا خطاب دیا ہے اور کیوں؟

جواب: شاعر نے کراچی اور لاہور کو "قبۃ الاسلام" اسلام کا گنبد یعنی عظیم اسلامی سلطنت کا خطاب دیا ہے۔ یہ خطاب دینے کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کا مقصد اسلام کی خدمت اور اس کی سربلندی کیلئے کام کرنا ہے۔

سوال ۲: کشمیر کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے؟

جواب: ایران کے مشہور شاعر ملک الشعراء بہار نے کشمیر کے بارے میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان اور کشمیر کے درمیان ماں اور بچے کا رشتہ ہے۔ جیسے بچہ اپنی ماں سے بچھڑ کر تڑپتا ہے اسی طرح کشمیر پاکستان کی آغوش میں آنے کیلئے تڑپتا ہے۔ جیسے ماں اپنے شیر خوار بچے سے جدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پاکستان کشمیر سے جدا ہے اور کشمیر کی آزادی پاکستان کا شعار ہے۔

سوال ۳: شاعر نے علامہ اقبالؒ کو کیوں خراج عقیدت پیش کیا ہے؟

جواب: شاعر نے علامہ اقبالؒ کو اس لئے خراج عقیدت پیش کیا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کیلئے ایک علیحدہ ملک کا تصور پیش کیا اور انہی کی حکمت آموز شاعری کی وجہ سے مسلمان قوم بیدار ہوئی اور انہوں نے مسلمانوں کا علیحدہ ملک پاکستان حاصل کیا۔

سوال ۴: ردیف اور قافیہ کیا ہوتا ہے؟ سبق میں نشاندہی کیجئے۔

جواب: ردیف اور قافیہ دونوں شعر کے آخر میں آتے ہیں۔ شعر میں قافیہ پہلے آتا ہے جبکہ ردیف اس کے بعد آتا ہے۔ قافیہ کے طور پر استعمال

ہونے والے الفاظ بدلتے رہتے ہیں مگر وہ سب ہم وزن ہوتے ہیں جبکہ ردیف مستقل ہوتا ہے۔ مثلاً قصیدہ "درود بر پاکستان" میں ردیف "پاکستان" ہے جو ہر شعر کے آخر میں موجود ہے۔ جبکہ قافیہ کے طور پر استعمال ہونے والے الفاظ یہ ہیں: یار، کار، اعتبار، کنار، اشعار، نثار، افتخار، والا تبار، آموزگار، روزگار۔

سوال ۵: ملک الشعراء بہارؔ کے حالات زندگی لکھیے نیز ان کے کلام کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب:

ملک الشعراء بہار

مرزا محمد تقی بہار ۱۳۰۴ ہجری میں مشہد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد بن کاظم صبوری ایک نامور شاعر تھے۔ اس لیے مرزا محمد تقی بہار نے فن شعر گوئی میں تربیت اپنے باپ سے حاصل کی۔ ۱۳۲۲ ہجری میں ان کے والد وفات پا گئے تو وہ ادیب نیشا پوری سے اصلاح لیتے رہے۔ آپ نے مشہد کے مشہور و معروف فلسفی اور ریاضی دان مرزا عبدالرحمٰن سے علوم عقلی حاصل کیئے۔ بہار فطری شاعر تھے۔ انہوں نے سات سال کی عمر میں شعر کہنا شروع کیے۔ اپنی قادر الکلامی کی وجہ سے جوانی ہی میں مظفر الدین شاہ کی طرف سے ملک الشعراء کا خطاب حاصل کیا اور سالانہ وظیفہ بھی مقرر ہوا۔

قدرت کی طرف سے بہار کو حساس دل عطا ہوا تھا وہ بہت ذھین اور باصلاحیت انسان تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ محض شاعر ہونے کی حیثیت سے طبع آزمائی کرتے رہیں اور سخن سازی ہی میں اپنی زندگی صرف کر ڈالیں۔ ایک سچے شاعر کی طرح وہ اپنے ماحول سے غافل نہیں تھے۔ ان کا وطن سیاسی اور اقتصادی بدحالی میں مبتلا تھا۔ مطلق العنان بادشاہ اپنی عیاشیوں میں مگن تھے۔ حکام اور وزراء خود غرض اور عیاش تھے۔ عوام تباہ حال و پریشان تھے۔ ایران میں تحریک جمہوریت چلی تو وہ بھی درباری زندگی چھوڑ کر سیاسی کارکنوں سے آملے اور اپنی شاعری بھی اسی نصب العین کیلئے وقف کر دی۔ انہوں نے محب وطن شاعر ہونے کے ناطے زیادہ شہرت پائی۔ جمہوریت کیلئے انہیں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔ وہ کئی بار اسمبلی کے رکن بھی منتخب ہوئے اور ملک و قوم کی اصلاح اور ترقی کیلئے سرگرم عمل رہے۔ تہران یونیورسٹی میں پروفیسر کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ مشہد میں نو بہار کے نام سے ایک روزنامہ جاری کیا جو ہفتہ میں دو مرتبہ شائع ہوتا تھا ایک اور ہفت روزہ اخبار تازہ بہار کے نام سے جاری کیا، مگر روسیوں کے دباؤ میں آکر حکومت نے یہ اخبار بند کرا دیے۔ وہ ۱۳۳۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

ملک الشعرا بہار کا دیوان قصیدہ، غزل، مثنوی وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اس کے کل اشعار کی تعداد چالیس ہزار سے زیادہ ہے۔ ان میں سے اکثر نظمیں مجلات و جرائد میں چھپ چکی ہیں۔ ۱۳۱۱ ہجری میں انہوں نے اپنا دیوان شایع کرنا چاہا مگر پولیس اور محکمہ سنسر کی طرف سے حکم امتناعی جاری ہوا اور جتنے صفحے چھپ چکے تھے وہ بھی ضبط ہو گئے۔

بہار نہ صرف ایک بلند فکر شاعر ایک قابل اخبار نویس اور عمدہ نثر نگار تھے ان سب کے ساتھ ساتھ وہ ایک فداکار انقلابی بھی تھے۔ وہ فکر اور فنی اعتبار سے اپنے عہد کی توانا آواز تھے۔ انہوں نے تمام اصناف سخن پر طبع آزمائی کی اور ہر صنف میں اعلیٰ درجے کی تخلیقات یادگار چھوڑیں۔ ان کی شاعری میں جدید ترین موضوعات بھی ملتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے قدیم فارسی شاعری روایات کا دامن بھی نہیں چھوڑا۔ بہار شعلہ بیاں مقرر اور وسیع النظر محقق بھی تھے۔ انہیں علامہ اقبالؒ سے بہت عقیدت اور پاکستان سے بہت محبت تھی جس کا اظہار انہوں نے اپنے ایک قصیدے میں بہت خوبصورت انداز میں کیا ہے۔

☆☆☆

(۲)

سوال ا: "درود بر پاکستان" کے چوتھے اور پانچویں شعر میں دی گئی تشبیہات کی وضاحت کیجئے۔

جواب: چوتھے اور پانچویں شعر میں شاعر ملک الشعراء بہار نے کشمیر کو ایک بچھڑے ہوئے بچے اور پاکستان کو ایک ماں سے تشبیہ دی ہے۔ بچہ اپنی ماں کی آغوش میں سر رکھنے کیلئے بے تاب ہے۔ اسی طرح پاکستان ایک شیر خوار بچے کی ماں کی طرح اپنے بچے کو آزادی اور نجات دلانے کیلئے بیقرار ہے۔

سوال ۲: ضمائر متصل کو ضمائر منفصل میں تبدیل کیجئے:

خونشان۔ حکمتش۔ قفسم۔ دلم

جواب:

ضمائر متصل	ضمائر منفصل
خونشان (ان کا خون)	خونِ ایشان (ان کا خون)
حکمتش (اس کی دانائی)	حکمتِ او (اس کی حکمت)
قفسم (میرا پنجرہ)	قفسِ من (میرا پنجرہ)
دلم (میرا دل)	دلِ من (میرا دل)

سوال ۳: مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے۔

سعی۔ شمول۔ طفل۔ مظہر۔ ہموطنان

جواب: سَعی۔ شُمول۔ طِفل۔ مُظہر۔ ہَموَطنان

معروضی سوالات

1: کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions)

☆ ہر سوال کے نیچے چار ممکنہ جواب دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک جواب درست ہے۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

-1 ☆ قصیدہ "درود بر پاکستان" کس شاعر کی تخلیق ہے؟
(الف) ملک الشعرا بہار ✓ (ب) مسعود سعد سلمان (ج) نظامی گنجوی (د) امیر خسرو

-2 ☆ ملک الشعرا کس شاعر کا خطاب ہے؟
(الف) شہر یار (ب) ایرج میرزا (ج) عارف قزوینی (د) محمد تقی بہار ✓

-3 ☆ ملک الشعرا نے کس حیثیت سے شہرت پائی؟
(الف) قومی شاعر (ب) جنگجو شاعر (ج) محب وطن شاعر ✓ (د) باغی شاعر

-4 ☆ کس ایرانی شاعر کو علامہ اقبال سے عقیدت اور پاکستان سے محبت تھی؟
(الف) نیما یوشیج (ب) توللی (ج) ملک الشعرا بہار ✓ (د) سہراب سپہری

-5 ☆ ملک الشعرا بہار نے کس یونیورسٹی میں پروفیسر کے طور پر خدمات انجام دیں؟
(الف) قزوین یونیورسٹی (ب) تہران یونیورسٹی ✓ (ج) تبریز یونیورسٹی (د) اصفہان یونیورسٹی

☆☆☆☆☆